سرکاری غیر سرکاری

ملازمت کی کامیابی کے اصول

ترجمہ وتلخیص، مولانا محمد ادریس سلفی جامعہ سلفیہ

تعلیمی ڈگری حاصل کرنے پر یا کسی فن میں مہارت کے بعد ہر کسی کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی اچھا عہدہ 'ملازمت میسر آ جائے۔ چنانچہ تمام ادارے اپنے متخرجین کو امتیازی عہدے پر فائز ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کیلئے رہنما اصول بھی دیتے ہیں۔ یقیناً ہر کوئی عہدہ و ملازمت اور اس میں کامیابی کا خواہاں ہوتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ اسے کامیابی کی شروط اور ضوابط معلوم ہوں تا کہ عزت واکرام کی فضا میں شاہ راہ زندگی پر رواں دواں ہو کر آگے سے آگے بڑھے ذیل میں کچھ ایسی ہی آراء کا تذکرہ ہے۔

مقصد کا تعین

انسان جب کوئی ایک ہدف ومقصد پیش نظر رکھتا ہے تو اس کا حصول آسان ہو جاتا ہے اور قدموں میں تیزی آجاتی ہے۔ غیر واضح مبہم ہدف اور اس کے حصول کی جستجو زندگی کو مہمل سا بنا دیتی ہے۔

اپنے آپ کی پہچان

اپنا قد کاٹھ علم و ہنر اس کی حدود مقدار سے واقف رہنا چاہیے اس سے انسان اپنے آپ کو ترقی دے کر نئی سے نئی مہارت حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے مقام سے برتر یا اپنے عہدہ سے بدتر ہونے کا تصور حقیر و پست بنا دیتا ہے۔

ادارہ کے اھداف سے ہم آہنگی

ہر ادارہ اپنے خاص مقاصد رکھتا ہے۔ ملازمت کیلئے ان کو ابتداء ہی دیکھ لینا چاہیے ان سے کنارہ کشی کے بجائے ان کے حصول میں مددگار بننا کامیابی ہے۔ کوئی بھی ادارہ اپنے کارندے کو اہداف کے حصول میں محنت وکوشش کرتا پا کر نظر انداز نہیں کر سکتا۔

ذمہ داری کا دائمی احساس

اپنی ذمہ داری کو ہر دم کامیابی سے نبھانا اس کامیابی کیلئے فرصت ڈھونڈنا آدمی کو اپنے عہدہ میں غلطی وکوتاہی پر قابو پانے کا موقعہ دیتا ہے۔ چنانچہ ہر آن اپنی ذمہ داری کو احسن انداز سے

نبھانے کی کوشش اور مواقع کی تلاش رہنی چاہیے۔

بہتر میل جول

اپنے عہدہ سے مستفید ہونے والے افراد سے حسن سلوک' خندہ پیشانی کو کامیابی میں بڑا حصہ ہے

جو عہدہ دار بھی اپنے متعلقین سے میل برتاؤ اچھا رکھے گا یقیناً وہ کامیاب ہے اس پہلو کی کامیابی کیلئے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ کچھ امور ایسے بھی انجام دینے ہوتے ہیں جو زائد از واجبات مگر مفید ہوتے ہیں مثلاً کوئی بھی ادارہ وقتاً فوقتاً فرائض و واجبات کے علاوہ امور کا تقاضا کرتا ہے تو یہ فرصت ایک ملازم و مؤظف کی قربت کا امتحان ہوتا ہے۔ جس میں کچھ لوگ مقدم اور کچھ موخر قرار پاتے ہیں یہی موقع ترقی و تنزلی کی بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ یونیورسٹی کا سالانہ پروگرام تھا دیگر کالجوں سے سینکڑوں مہمان مدعو تھے۔ کاشف نے سوچا اس دن میرے حاضر ہونے یا غیر حاضر ہونے سے کیا فرق پڑے گا چنانچہ کیوں نہ سارا دن آرام کیا جائے اس کے برعکس عامر کا خیال تھا آج مہمانوں کی آمد ہوگی مجھے مقررہ وقت سے پہلے یونیورسٹی جانا چاہیے۔ تاکہ ادارہ کی عزت میں کوئی انتظامی کام ہو تو میں اسے نبھاؤں گا ایسا ہی ہوا کہ عامر سارا دن مہمانوں کو خوش آمد کہتا رہا۔ ہر آنے والے مہمان نے ادارہ کی کارکردگی کو سراہا اور خوش اخلاقی کی داد دی۔ اگلے دن اجلاس کی کامیابی و ناکامی کا جائزہ لینے کیلئے میٹنگ ہوئی رئیس الجامعۃ نے عامر کو حسن کارکردگی کا سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہوئے کاشف سے دریافت کیا آپ کل کہاں بیٹھے رہے' کاشف تو غیر حاضر تھا اس نے گھسیانی بلی بنتے ہوئے کہا میری طبیعت بوجھل تھی میں کل یونیورسٹی نہیں آیا۔ ......نتیجہ

بے جا تنقید

کسی بھی ادارہ میں دیگر افراد پر بے جا تنقید ان کی تحقیر پھر ان سے بد اخلاقی' چغلی' جھوٹ بالآخر ہاتھا پائی ملازمت و عہدہ کی خودکشی ہے دیگر پر بے جا تنقید' کھینچا تانی' حسد و کینہ کے بجائے اپنے کردار اور کام میں جدت و خوبی خود بخود بڑا بنا دیتی ہے۔ ذمہ داران بہتر کارکردگی پر نظر رکھتے ہیں اپنے کام کو امتیازی صورت ادا کرنے والے کو سراہتے ہیں۔ بلکہ بڑی بڑی ڈگریاں' جسمانی ڈھیل ڈھال تعلّی و برتری' اداروں کو مطلوب ہونے کے بجائے کام بہتر کام مثالی کام مطلوب ہوتا ہے۔